الشہاب الثاقب

علی المسترق الکاذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

معہ

غایۃ المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول

الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً)

ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان

مولانا ابو الرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ

ترتیب و تقدیم

حضرت مولانا قاری عبد الرشیدؒ

سابق استاذِ حدیث وتفسیر جامعہ مدنیہ لاہور

دار الکتاب

کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اردو بازار، لاہور 7235094

نام کتاب ۱ : الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب: معہ

" " ۲ : غایۃ المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول : و

" " ۳ : ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان :

مصنف ۱ : شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ

" " ۲ : الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً)

" " ۳ : مولانا ابوالرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ

طبع اول : بصورت مجموعہ (ستمبر 1979ء) (انجمن ارشاد المسلمین)

طبع ثانی : بصورت مجموعہ (مئی 2004ء)

ناشر : دارالکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

طابع : حاجی حنیف اینڈ سنز

قیمت : 200 روپے

باہتمام

حافظ محمد ندیم

لیگل ایڈوائزر

مہر عطاء الرحمٰن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

0300-4356144, 042-7241945

فصلِ ثالث

تفصیل تہمت بر مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت مولانا شمس العلماء العاملین و بدر الفضلاء الکاملین ابوحنیفۃ الزمان جنید الدوران امام ربانی و محبوب سبحانی جناب مولوی حافظ حاجی رشید احمد صاحب گنگوہی حنفی چشتی صابری نقش بندی سہروردی قادری ایوبی قدس اللہ سرہ العزیز کی نسبت اہل عرب کے نزدیک یہ ظاہر کیا کہ میرے پاس ایک فوٹوگراف فتویٰ کا موجود ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ "اگر کوئی خداوند تعالے جل شانہ کو بالفعل جھوٹا کہے (نعوذ باللہ) تو اس کی تکفیر نہ کرو بلکہ تفسیق اور تضلیل بھی نہ کرو اور بہت سے لوگ سلف صالحین اور ائمہ ماضیین بھی اس کے قائل ہوئے ہیں" اور مع اس کے اپنی جھوٹی بڑائیاں کر اولاً مولانا موصوف الصدر مسئلہ امکان کے قائل تھے اور پھر میں نے ایک رسالہ ایسا لکھا اور یہ واقعہ پیش آیا۔ غرض کہ اپنی ہر طرح سے لیاقت و کمال علمی کا اظہار کیا خذلہ اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

اب آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیے اور اس بریلوی دجال سے دریافت کریں کہ جو امر نہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی تصنیف میں موجود نہ ان کے کسی معتقد و مرید و تلمیذ کو معلوم نہ کہیں کسی نے سنا نہ دیکھا وہ آپ کی نسبت کر دینے اور جعلی فتویٰ بنا لینے سے کیسے ثابت ہو سکے گا ہم ہزاروں طریقے سے ان کی تصانیف میں ان کے معتقدین و تلامیذ کے کلام سے اس کے خلاف دکھلانے کو تیار ہیں یہ ایک ایسی جھوٹی نسبت اور بہتان بندی حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی گئی ہے کہ جس کا بھی کسی کو خواب خیال بھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا۔ آخر مجدد الدجالین اور رئیس الکذابین ہیں تجدید دجالیت ہی کیا ہوئی اگر ایک عظیم الشان افتراء نہ باندھا۔ اگر نئے سے نیا طریقہ اضلال خلق کا نہ اختراع کیا تو مجددیت قرن رابع عشر ہی کیونکر ہوگی اگر جعلسازی بدایونی و مکاری بریلوی اس امر میں کام نہ آئی تو کب کام آئیگی اگر اسرائیلیت سے آفتاب الصار و ماہتاب ہندو امام ہندو امام حدیث و تفسیر کے قتل کرنے کی فکر نہ کی تو اتباع آباء میں فائق کیونکر ہوں گا اگر ایسا کذب سفید نہ بولوں گا لقمہ چرب کیونکر ہاتھ آویگا اگر ایسا صریح خالص جھوٹ نہ نسبت کروں گا تو اہل عرب کیونکر موافقت کریں گے۔ تقویٰ۔ طہارت۔ خوف خداوندی اسلام اور ایمان سے پہلے ہی ہاتھ دھو چکا ہوں، اب اگر ایسے ایسے افعال نہ کروں تو دنیا بھی ہاتھ سے جاتی ہے معاذ اللہ اگر بےحیائی ہو تو ایسی ہو اور اگر بے ایمانی ہو تو آپ جیسی ہو اے فواحۂ لعنت

اور یہ فتویٰ عربی ہو کر مکہ معظمہ میں بھی گیا جو کہ ۱۳۰۸ھ میں بعینہٖ منقول ہے اور اس کی تصدیق علماء مکہ معظمہ نے بھی کی ہے الحاصل مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس شد و مد سے اپنے فتاویٰ میں اس کو تحریر فرمایا کہ جو شخص نسبت کذب باری عز و شانہٗ کی طرف کریگا وہ کافر ملعون ہے ہرگز مومن نہیں پھر نہ معلوم کہاں سے اس مجدد التضلیل نے یہ خبیث فتویٰ اختراع کیا مسئلہ امکان کے البتہ حضرت مولانا اور ان کے متبعین حسب رائے اکابر سلف صالحین قائل تھے اور ہیں مگر امکان ذاتی کے مع الامتناع بالغیر امکان وقوعی کے جملہ حضرات منکر ہیں، چنانچہ اس فتویٰ میں بھی اس کو فرمایا اس مسئلہ میں البتہ مولانا کا خلاف معروف ہوا اور لوگوں نے رسالے تصنیف کئے جیسے مولوی احمد حسن صاحب کانپوری کا رسالہ تنزیہ الرحمٰن اور مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی کا رسالہ مجادلہ الراکب وغیرہ اور ان رسالوں کے جوابات بھی دیئے گئے اور چھپکر شائع ہوئے چونکہ یہ رسالہ مضامین علمیہ سے پُر اور طریقہ علماء سے مملو تھے۔ ان کے جوابات کی طرف توجہ ہوئی مجدد التضلیل صاحب نے خیال کیا کہ ہم بھی خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جائیں چٹ ایک رسالہ مسمیٰ سبحان السبوح لکھکر کھینچ مارا۔ اس کو دیکھا گیا تو سوائے گالی گلوج اور خرافات و بازاری باتوں کے اور کوئی مضمون علمی ایسا نہیں تھا کہ جس کی طرف توجہ کیجاوے علاوہ ازیں کبھی کسی عالم نے ان کو اہل علم سے شمار ہی نہ کیا اور نہ کچھ علمی باتیں تھیں بازاریوں کی سی گفتگو تھی اس لئے ان کے رسالے کے روکی طرف توجہ کرنا محض بے سود بلکہ خلاف شان و ہتک عزت شمار کیا گیا اور جو بعض باتیں قابل جواب تھیں بھی ان کا جواب دوسرے رسائل میں آچکا تھا۔ مگر مجدد بریلوی نے اس سے یہ سمجھا کہ افزہ مجھ ما دیگرے نیست جیسے یاجوج ماجوج نے خیال کیا کہ ہم نے آسمان فتح کر لیا ایسے ہی انہوں نے سمجھا کہ ہم نے سود فراخم کو ساکت کر دیا۔ مجدد صاحب ان رسائل کو ملاحظہ کریں کہ جو اس مسئلہ کی تحقیق اور اعتراضات مخالف کی رد میں شائع ہو چکے ہیں انشاء اللہ مثل الشمس فی نصف النہار روشن ہو جاوے گا کہ ان کی اور ان کے ہم خیال لوگوں کی جملہ لچر دلیلیں ہباءً منثورًا ہو گئی ہیں، ہاں البتہ ان کی گالیوں اور دشنام کا جواب نہیں دیا گیا کہ یہ فعل اہل علم نہیں ہے اس لئے بعد میں زیادتی وضاحت کے لئے مسئلہ امکان کی تقریر تفصیلی اکابر کے کلام سے نقل کرتا ہوں کہ جس کی وجہ سے آپ جملہ حضرات پر ظاہر ہو جاوے کہ مجدد و متبعین مجدد التضلیل کہ جو افتراء اکابر اہل سنت پر بکتے ہیں اور ان حضرات کی طرف نخوبات منسوب کرتے ہیں وہ محض کذب اور دروغ خالص ہے ان اکابر کا دامن تقدس اس سے بالکل صاف اور پاکیزہ ہے۔

فصلِ رابع

تفصیلِ مسئلۂ امکان و امتناع

مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں کہ ہم گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بمحض اتباع مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ امکان کے قائل ہوئے ہیں" یہ قول انکا محض افتراء اور جہالت ہے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے سلف صالحین امت مرحومہ کا اتباع کیا ہے تمام اشاعرہ بلکہ تمام ماترید یہ بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسئلہ میں متفق ہیں، کتب معتبرہ علم کلام کی شاہد ہیں، اور ان کی نصوص صراحۃً موجود ہیں شرح مواقف میں اس مسئلہ کو اس طرح تین جگہ ذکر کیا ہے مسامرہ میں بھی تفصیلاً مذکور ہے تقریر الاصول شرح تحریر الاصول میں محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور ان کے تلمیذ ابن امیر الحاج رحمہما اللہ نے اس مسئلہ کو اور یہ کہ یہی رائے اکابر اہل علم اور محققین اہل سنت اشاعرہ ماتریدیہ کی ہے نہایت وضاحت سے بیان کر کے یہ دکھلایا ہے کہ بعض لوگوں نے جو درمیان اشاعرہ ماتریدیہ کے اس مسئلہ میں خلاف ثابت کیا ہے وہ محض نزاع لفظی ہے اور اس کی تقریر فرمائی ہے۔

علامہ کلنبوی نے حاشیہ شرح عقائد جلالی میں اس مسئلہ کی پوری تقریر کی ہے اور جمہور اشاعرہ کا یہی مذہب ثابت کر کے دکھلایا ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اس مسئلہ میں مخالف مذہب نہیں ہے۔ قاضی عضد رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مختصر الاصول ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ میں اس مسئلہ کی صاف طور سے تقریر فرمائی ہے علاوہ اس کے اور بھی کتابیں علم کلام کی اس مسئلہ میں توضیح کر رہی ہیں مگر اعتماد کیواسطے یہ کتب مذکورہ بھی کافی ہیں اگر زیادہ تحقیق کرنی منظور ہو تو جہد المقل فی تنزیہہ المعز والمذل کو ملاحظہ کریں۔ اگر رسالے کے طول کا خوف نہ ہوتا تو ان کتب مذکورہ بالا کے نصوص کو ذکر کرتا مگر ان نصوص کا پتہ بخوبی جہد المقل سے چل جائے گا مجدد الضلین صاحب کی قلت واقفیت اور عدم تبحر اس کے باعث ہوئی ہے کہ گمان کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کی تصریح علماء امت اور سلف صالحین میں سے کسی نے نہیں کی سوا مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اور یہ گمان بھی انکا کہ قائلین اس مسئلہ کے مخالف اہل سنت والجماعۃ ہیں۔ محض بے بضاعتی اور کم فہمی اور عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ مہربانی فرما کر انکی کتب کو ملاحظہ کریں اور اپنے خیالات فاسدہ اور عقائد کاسدہ سے رجوع کریں۔ اگر ان کو اتنی قابلیت نہ ہو کہ خود ان نصوص کو کتب ہائے مذکورہ بالا سے نکال سکیں تو ہم کو لکھیں ہم جلد و صفحہ و سطر لکھدیں گے اور اگر ضرورت ہوگی